ڈاکٹر ابرار خٹک☆/ڈاکٹر محمد شہزاد اختر بیگ☆☆

جدید تعلیمی ،تدریسی و آموزشی نفسیات اور اقبال

Abstract:

The development in the field of Psychology, Medical and Neuroscience and their effective use in education has enormously changed the yardsticks of teaching, grooming, students-teachers relationship and curriculum development. New research suggesting that students' age and gender play significant role in their learning has led to new methods and requirements. This led to broadening the scale of teaching. The empirical knowledge regarding students' moral, social, psychological, mental, economical, and physical growth and the pursuit of their goals has led the way to enormous changes in pedagogy. The Holy-Quran had outlined the philosophy behind pedagogy and mental growth fourteen centuries ago. Modern era experts follow the same line of pedagogy. M. Iqbal was an intelligent, inquisitive, logical and philosophical student. His parents and teachers were remarkable and Iqbal was heavily influenced by them. He himself was not only an exemplary learner but also an expert educator and influencer. He was also involved in curriculum development and moral grooming of his students. His deep insights on Psychology, Neuroscience and Pedagogy, discussed in his prose and poetry, are deeply aligned with modern era scientific approach. A detailed study of these concepts and ideas creates many possibilities for its practical application in the ongoing epoch. These concepts can be very useful in devising the curriculum of seminaries and schools alike from lower level to higher level.this paper seeks to examine and highlight the pedagogical concept of Iqbal by analyzing his thoughts in critical and expository way.

Keywords: Educational Psychology, modern concepts of Teaching

☆ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ خوشحال خان خٹک ڈگری کالج ،اکوڑہ خٹک،نوشہرہ
☆☆اسسٹنٹ پروفیسر ،شعبۂ اردو، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، چشتیاں

جدید تعلیمی ،تدریسی و آموزشی نفسیات کے متعلق مشرق و مغرب سے ماہرین تعلیم میں نظری مباحث کے ساتھ ساتھ اطلاقی و عملی تجربات سے برآمد شدہ نتائج نے اس شعبے کو نئے معیارات او رتقاضوں سے آشنا کردیاہے۔علاوہ ازیں تعلیم سے متعلقہ میڈیکل سائنس کے جملہ شعبوں، خصوصاً دماغ و اعصاب اور نفسیات(۱) psychologyEducational, educational theory "Educational neuro science", نے تدریس و آموزش میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور دیگر علوم و فنون کی ترقی اوران کے استعمال نے اس شعبے کو اور زیادہ دلچسپ اور قابلِ عمل بنا دیا ہے۔تعلیم میں نفسیات کا پہلو کلیدی ہے،سب سے پہلے ہم تعلیمی نفسیات کی تعریف کرتے ہیں:

> Psychology is concerned with the study of behavior as well as mental process. (۲) Educational psychology is such a knowledge which helps in solving teaching learning process, Developmental stages according to various theories. (۳)
> four main subjects of concern and interest of the educational psychologist are:
> A: the learner B: the teacher C: the learning process D: the learning environment (۴)

یوں تو اس میدان میں بہت سے ماہرینِ تعلیم کے نظریات اور تجربات کو اہمیت ملتی رہی ہے تاہم جدید دور میں بنجمن بلوم)(1913-1999)۵(نے تعلیم کے تین بنیادی مقاصد)علم،رویہ اور صلاحیتیں یا مہارتیں اور جملہ متعلقات

> psychomotor ،Cognative domain,Affactive domain)
> (domain (۶)

جیسے تصورات دنیا کے سامنے رکھے تو انھیں بہت پذیر آئی ملی ۔ان نظریات و تصورات پر تحقیق و تنقید اور اضافے جاری ہیں ،تاہم ان بنیادی مقاصدِ تعلیم مع جزئیات کا استخراج ؛اہم اضافہ تصور کیا جاتارہا ہے۔جس میں بچے کی جملہ ضروریات یا ہمہ جہت نشوونما (Holistic Development) کو دائرہ بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ماہر تعلیم ڈریور کے مطابق:

> Through Education, individuals undergo a holistic development, encompassing the refinement of knowledge, character and behavior. moreover, education facilitates the obtaining the skills and Expertise for the effective

adjustment and integration with in physical and social ecosystem.(۷)

تاہم حیرت انگیز طور اس تصور کی بنیادیں قرآنی تصور ِ تعلیم میں زیادہ جدت اور صراحت کے ساتھ موجود رہی ہیں۔بہتر ہو گا کہ ہم قرآنی تصور ِ تعلیم کی وضاحت بھی پیش کریں ۔ عربی زبان کے لفظ " تعلیم"کا مادہ" علم " ہے۔ جس کے معنی نقش ،علامت یا نشان کے لیے جاتے ہیں۔ اصطلا ح میں علم سے مراد" جاننا "ہے ۔ علم کی دنیاسے وابستہ اہل ِ علم و دانش کا اس امر پر پورا اتفاق پایا جاتا ہے کہ انسانی ذہن کی مثال ایک آئینے جیسی ہے جس پر سامنے آنے والی ہر شے منعکس ہوکر نقش ہوتی چلی جاتی ہے۔ انعکاس اور نقش و نگاری کے اس عمل اور تجربے کو علم یا تعلیم کا نام دیا جاتا ہے۔پہلی عالمی کانفرنس برائے اسلامی تعلیم ،منعقدہ مکہ مکرمہ،سعودی عرب میں علما کے نزدیک تعلیم کا بنیادی وظیفہ انسان کی روحانی ،ذہنی ،عقلی ،جذباتی اور جسمانی صلاحیتوں کو روشنی دینا اور اس کی شخصیت کو متوازن کرنا ہے تاکہ وہ نیک عمل کی طرف کمربستہ ہوسکے اور اللہ کی اطاعت اس کا شعار بن سکے۔

قرآن میں کئی مقامات پر تعلیم کے مقاصد کا ذکر بڑی تفصیل کے ساتھ ملتا ہے ۔ابراہیم ؑ کی دعا اس کی جامع تصویر ہے،آپ ؑ نے دعا کی": اے ہم سب کے رب ،تو انھی میں سے اپنا ایک رسول بھیج دے ، جو ان کو آپ کی آ یتیں سناکر ان کو کتاب اور حکمت کا علم دے اور ان کا تزکیہ) یعنی پاک صاف کرے (کرے۔)"(۹)

"یہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ انھی میں سے اپنا ایک رسول بھیجا ہے ،جو ان کو اللہ کی آیتیں سنا کر ان کا تزکیہ) پاک صاف (کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کا علم و شعور دیتا ہے"(۱۰)

"چنانچہ ہم نے)اللہ (تم لوگوں میں سے اپنا ایک رسول بھیجا ،جو تم کو ہماری)اللہ کی (آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور تمھیں پاک صاف کرتا اورکتاب و حکمت کا علم دیتا ہے ،نیز تم کواشیا کا علم دیتا ہے جن سے تم آگاہ نہیں تھے۔(۱۱)

گویا معلم اعظم ﷺ کی بعثت کا بنیادی مقصد علم دینا،پاک صاف کرنا اور کتاب و حکمت کی تعلیم دینا تھا۔علم کا تعلق **cognative domain** سے ہے،پاک وصاف کرنا **Affactive domain** ہے اور کتاب کے ساتھ ساتھ حکمت کی تعلیم دینا دراصل علم اور(**Psychomotor** domain) مہارتوں ،صلاحیتوں(کا امتزاج ہے۔تاہم یہ مدنظر رہے کہ ان سب کی بنیاد علم ہی ہے۔حکمت کثیر الجہت اور کثیر المعانی لفظ ہے۔مولانا حمید الدین فراہی ؒ نے حکمت قرآن میں اس لفظ کے معانی واضح کرنے کی سعی کی ہے ۔ لغت اور اصطلاح میں اس لفظ سے مراد دراصل وہ طاقت ہے، جس کی وجہ سے آدمی حق کے مطابق فیصلہ کرنے کی صلاحیت کا حامل بن جاتاہے ۔اس طاقت کا اثر بات کی سچائی ، پاکیزہ اخلاق اور حسن ِ ادب کی شکل میں سامنے آتا ہے۔(۱۳)

قوتِ فیصلہ کے لیے غیر معمولی مہارت کے ساتھ ساتھ شعور اور تجربے کی ضرورت ہوتی ہے اور "حکمت "ہی اس غیر معمولی مہارت،شعور اور تجربے کا نام ہے او ر اس کا منبع و مرکز ہے۔ اللہ رب العزت حضرت داؤد ؑ سے متعلق فرماتے ہیں:

> " اور ہم نے اس کو)داؤد (حکمت کی بنیاد پر معاملات کے فیصلے کی صلاحیتوں ا ور طاقت سے نوازا۔"(۱۴)
> "او ر اللہ جس کے لیے چاہے ،حکمت و دانش عطا کرتا ہے اور جس کو اللہ کی طرف سے حکمت و دانش ملی ، اصل میں اس کو خیرِ کثیر کا خزانہ مل گیا ۔ (۱۵)"

درج بالا ہر بنیاد یا **Domain** کے اپنے درجات ، سطحیں یا تقسیم بندی ہے ۔ماہرین جیسے بنجمن بلوم اور ان کے ساتھیوں نے ممکنہ طور نئے معیارات بھی وضع کیے ہیں ۔ بلوم ٹیکسانومی (Bloom's Taxonomy) کو بحیثیتِ مجموعی باوجود اختلاف تعبیر و نظریات اس کی رنگارنگی اور تنوع کو پذیرآئی ملی ہے ۔ ہم اس ٹیکسانومی کے صرف ایک Domin یعنی" ذہن" **cognative domain** کو لیں تو **,evaluate and create ,analyze ,apply ,Remember ,understand** جیسے مدارج ہمارے سامنے آتے ہیں۔اسی طرح **affactive** اور psychomotor domain کے اپنے اپنے ابتدائی اور ارتقائی مدارج ہیں(۱۶) ،اور ان درجات کو ماپنے،جائزہ لینے (Assessment) کے اپنے اپنے معیارات(Standards) ہیں ۔اسی طرح **haward gardner** نے(۱۷) **frames of mind:the theory of multiple intelegencies** دیا تو بچوں کی مختلف قسموں ،صلاحیتوں کی نشاندہی کی اورآموزش کے مختلف انداز ،طریقوں اور حکمت عملیوں کو آشکار کرنے کی کوشش کی۔ انھوں نے

kynisthatic, linguastic, interpersonal, intepersonal, spatial, naturalist, musical, Bodily logical mathamatical اور(۱۸)existintial جیسے ذہنی جسمانی صلاحیتوں کی نشاندہی کرکے مختلف تدریسی حکمتِ عملیوں اور طریقوں کو وضع کرنے کے حوالے سے رہنمائی فراہم کی ہے۔

نصاب ،تعلیم و تدریس سے متعلقہ درج بالا کلیدی نکات اس وقت تعلیم کی دنیا میں زیادہ موثر تصور کیے جاتے ہیں اور دنیا کے مختلف شعبہ ہائے علم میں ان کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ان ترقی پذیر افکار و تصورات کے ساتھ ساتھ تعلیمی بنیادوں کے مسلمہ پہلوجیسے؛ فلسفہ،نفسیات اور معاشی او ر معاشرتی نشوونما بھی اقبال کے مدنظر رہے اور انھوں نے اس پر ایسے افکار وخیالات کا اظہار کیا ہے،جو جدید معیارات پر نہ صرف پورا اترتے ہیں بلکہ ان میں مزید اضافوں کا پیش خیمہ بھی ثابت ہوتے ہیں۔

اقبال ایک مثالی متعلم بھی رہے اور معلم بھی-(۱۹) ۱۳ مئی ۱۸۹۹ء سے مئی ۱۹۰۳ء تک میکلوڈ عربک ریڈر کی حیثیت سے اورئینٹل کالج میں بی او ایل اور انٹر میڈیٹ کی کلاسوں کو تاریخ،اقتصادیات اور فلسفہ پڑھاتے رہے۔جنوری ۱۹۰۱ ء میں رخصتِ بلاتنخواہ لے کر گورنمنٹ کالج،لاہور میں انگریزی زبان کے اسسٹنٹ پروفیسر بھی رہے۔(۲۰)اورئینٹل کالج میں

ملازمت کے اختتام پر جون ۱۹۰۳ء سے اکتوبر ۱۹۰۵ء تک اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے گورنمنٹ کالج میں بھی پڑھاتے رہے۔(۲۱) ممتحن بھی رہے(۲۲)،نصاب ساز بھی(۲۳)انھوں نے اپنے استاد مولوی میر حسن سے متعلق جو اشعار کہے ان میں بھی تدریس و آموزش کے کئی پہلو طشت ازبام ہوتے ہیں۔

"نفس سے جس کی کھلی، میر ی آرزو کی کلی بنایا جس کی مروت نے نکتہ داں مجھ کو"(۲۴)

پروفیسر آرنلڈ نے اقبال سے متعلق کہا تھا کہ وہ ایک ایسا شاگرد ہے جو اپنے استاد کو " محقق "یعنی تحقیق کرنے والا اور "محقق"کو" محقق تر "بناتا ہے ۔(۲۵)

خو د اقبال نے بھی انھیں ستائش آفریں الفاظ میں نزرانہ ٔعقیدت پیش کیا ہے ،اس میں تعلیم و تدریس کا پہلو بھی نمایاں ہے۔

؎"تو کہاں ہے اے کلیمِ ذرہ ٔ سینائے علم تھی تری موجِ نفس ،بادِ نشاط افزائے علم"

"اب کہاں وہ شوقِ رہ پیمائی ِ صحرائے علم تیرے دم سے تھا ہمارے سر میں بھی سودائے علم" (۲۶)

بحیثیت ِ طالب ان کی سوچ و فکر ،منازل و اہداف بڑے واضح تھے۔اعلی تعلیم کے لیے یورپ جاتے ہیں تو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ کے مزار پر دردمندانہ آرزو کرتے ہیں:

؎"مقام ہم سفروں سے ہو اس قدر آگے کہ سمجھے منزلِ مقصود کارواں مجھ کو"

"مری زبان ِ قلم سے کسی کا دل نہ دکھے کسی سے شکوہ نہ ہو زیرِ آسماں مجھ کو"۲۷

تعلیمی نفسیات،انسان کی مختلف الجہت نشوونما،تعلیم و آموزش کا عمل،آموزش متعلق مختلف ترقی پذیر نظریات جیسے : خوصلہ افزائی ،شخصی و انفرادی تفرقات،ذہنی صحت وغیرہ۔(۲۸)وہ سارے پہلوہیں جن کا براہ ِ راست تعلق موضوع کا دائرہ وسیع کرتے ہیں ۔اقبال نے تعلیم،تدریس و آموزش کے حوالے سے بہت سے ماہرین ِ نفسیات و طب کی کتابوں اور نگاراشات کا مطالعہ کیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اقبال کی شاعری میں بچوں سے متعلقہ نظموں میں ذہنی وفکری سطح کے ساتھ ساتھ درج بالا حکمت عملیوں یا تدریسی تصورات کی ظاہری اور پوشیدہ جھلکیاں بھی ملتی ہیں ،جنھیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اقبال بچوں کی آموزشی نفسیات کتنی گہرائی سے سمجھتے تھے۔

؎"تھی ہر اک جنبش نشاں لطفِ جاں میرے لیے حر فِ بے مطلب تھی خود میری زباں میرے لیے "

"آنکھ وقفِ دید تھی لب مائلِ گفتار تھادل نہ تھا میرا سراپا ذوقِ استفسار تھا"(۲۹)

"مکڑا اور مکھی" (۳۰) "پہاڑ اور گلہری'(۳۱) گائے اور بکری بچے کی دعا"(۳۲)"ہمدردی"(۳۴)"ماں کا خواب"(۳۵) "پرندے کی فریاد"(۳۶)"جگنو (۳۷)وغیرہ ۔ ایسی نظمیں ہیں جن میں اقبال کی دوررس نگاہ اور تعلیمی نفسیات کے گہرے ادراک کا عکس ملتا ہے۔

"طفلِ شیر خوار" نظم کے چند اشعار ملاحظہ ہوں :

"ہاتھ کی جنبش میں طرزِ دید میں پوشیدہ ہے تیری صورت آرزو بھی تیری نوزائیدہ ہے"

"جب کسی شے پر بگڑ کر مجھ سے چلّاتا ہے تو کیا تماشا ہے ردی کاغذ سے من جاتا ہے تو"

"آہ اس عادت میں ہم آہنگ میں بھی ہوں تو تلون آشنا ،میں بھی تلون آشنا ہوں"

"عارضی لذت کا شیدائی ہوں چلّاتا ہوں میں جلد آجاتا ہوں غصہ ،جلد من جاتا ہوں میں"

"میری آنکھوں کو لبھالیتا ہے حسنِ ظاہری کم نہیں کچھ تیری نادانی سے میری نادانی"

"تیری صورت گاہ گریاں ،گاہ خنداں میں بھی ہوں دیکھنے کو نوجواں ہوں،طفلِ ناداں میں بھی ہوں""(۳۸)

تعلیم سے متعلق لکھتے ہیں کہ زندگی کا آئین کیا ہے؟ مسلسل کوشش ۔پھر مقصدِ تعلیم کیا ہونا چاہیے ؟ بد اپنا زندگی کے کشمکش کے لیے تیار کرنا) ! (۳۹)

اس حوالے سے اقبال کے نثری آثار کا مطالعہ بھی انتہائی دلچسپ اور فکر انگیز ہے۔ ان کے تعلیمی ،تدریسی اور آموزشی افکار و خیالات کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمارے سامنے ابتدائی یعنی Pre primary or early child hood and care educationاور اس کے ساتھ ہی مختلف مدارجِ عمر کے حوالے سے تصریحات ملتی ہیں جن کو ہم سکول، کالج،دینی مدارس اور یونیورسٹی سطح کے مدارج میں تقسیم کرسکتے ہیں،جب کہ عملی زندگی میں سکول ،کالج اور یونیورسٹی سے ہٹ کر بھی غیر روایتی تعلیم کے تصورات یعنی" پیران ِ مشرق "کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا ذکر بھی؛ ان کے تصورِ تعلیم کا اہم جزرہا ہے۔

اقبال نے اپنے افکار و خیالات میں تعلیم کی فلسفیانہ ،نفسیاتی اور معاشی و معاشرتی پہلوؤں کو پورے شد و مد سے ملحوظ رکھا ہے۔تعلیم و تدریس میں اہم عنصر زبان یا (Medium of Instructions)کا بھی ہوتا ہے۔اس حوالے سے اردو زبان سے متعلق اقبال کی رائے جدید تعلیمی ،تدریسی و آموزشی نفسیات و مطالعات کی روشنی میں بھی ہر لحاظ سے درست تصور کی جاسکتی ہے۔ڈاکٹر سید عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اردوزبان سے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئےانھوں نے کہا تھا کہ میں جس تہذیب سے تعلق رکھتا ہوں وہ ایک مرکب ہے ۔اس کی روح بلاشبہ عرب الاصل ہے مگر اس کا جو لباس ہے وہ ترکی وتتار،خوانسار و اصفہان میں تیار ہوچکاہے۔ میں جو زبان یعنی اردو تحریر کرتا ہوں ، وہ دراصل میری ہی" تہذیب "

کی نمائندہ ہے ، اور میں اس سے دست بردار نہیں ہو سکتا ۔۔۔کیونکہ میرے الفاظ کا ذخیرہ عرب سے تعلق رکھتا ہے اور پھر سمر قند و بخارا سے اخذ شدہ ہے۔ (۴۰)

گویا اقبال کی یہ رائے تعلیم ،تدریس و آموزش کے تناظر میں بھی ،ہمارے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے،جس کے ذریعے" تہذیبی عناصر"کا انتقال ہوتا ہے۔

موضوع سے متعلق اقبال کی انتہائی اہم تحریر مقالاتِ اقبال میں شامل "بچوں کی تعلیم و تربیت" ہے جو ۱۹۰۲ء کو مخزن میں چھپی تھی۔ تعلیم کے مقصد سے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ علمی اصولوں کی بنیاد پر بچوں کے بچپن کا بغور مطالعہ کرکے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ بچوں میں کون سی قوتیں اور صلاحیتیں پہلے ظاہر ہوتی ہیں اور ان کو علم اور تربیت کن خطوط پر دینی چاہیے ۔ اقبال اس حوالے سے ایک ایسا طریقہ 'کار پیش کرنا چاہتا ہے جو خیالی وجود نہیں رکھتا بلکہ عمل کے قابل ہے ۔ان سے بچوں کی ہمہ جہت تعلمی نشوونما کے لیےایسے قابلِ فہم اور مبنی بر وضاحت قاعدے مل جاتے ہیں جسن کو غیر معمولی سمجھ کر نہ صرف آدمی سمجھ سکتا ہے بلکہ ان سے بھرپور فائدہ بھی اٹھا سکتا ہے۔ (۴۱)

اقبال ابتدائے بچپن کی تعلیم و تدریس میں" بچوں کی ذہنی و عقلی" نشوونما اور بچپنے کی معصومانہ یا" موہنی" صلاحیتوں سے استفادے کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ جو پڑھ لکھ جائیں انھیں پڑھانا،تو قدرِ آسان ہوتا ہے مگر ان بچوں کو پڑھا کر سمجھانا کافی مشکل ہوتا ہے جو بالکل بھی پڑھنے کے عمل سے نہ گزرے ہوں ،یعنی مبتدی ہوں۔ روایتی تعلیم بچوں کی عقلی و واہمی صلاحیتوں کی نشوونما کو مدِ نظر نہیں رکھتا،جوان کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے۔اس سے ان کی موہنی صلاحیتیں تباہ ہوجاتی ہیں،اور پیشانیوں اور چہروں پر ذہانت و ذکاوت کی وہ روشنی ناپید ہوجاتی ہے جو اس بے فکری کی عمر کا خاصہ ہوتا ہے۔ جب بچوں کی عمر بڑھتی ہے تو تعلیم کا یہ نقص واضح دکھائی دینے لگتا ہے۔ ان کی نظر میں تمام کامیابیوں کی جڑ دراصل بچوں کی تعلیم اور تربیت کا بہتر معیار ہے ۔اگر تعلیم و تدریس کے طریقے اصول ہائے علم کے مطابق ہوں تو تمدن کی ترقی سے متعلق جتنی شکایات ہوسکتی ہیں وہ ختم ہوجائیں ۔(۴۲)

"بچوں کی ذہنی و عقلی" نشوونما کا تعلق دراصل(Cognitive Domain) سے ہے ،اوربلوم ٹیکسانومی کے ضمن میں اس کے مختلف درجات کا ذکراوپر آچکا ہے۔ اس کے بعد رویے یا شخصیت سازی یعنی(Affective Domain) کا مرحلہ آتا ہے۔ اس حوالے سے اقبال لکھتے ہیں کہ انسان کا فریضہ ہے کہ دنیا میں اس کی موجودگی ،اس کی خوب صورتی کا باعث ہو ،ایسا انسان دیانت داری اور صلح کاری کے ساتھ ہمدردی کا مجموعہ ہو ،تاکہ اس کا دل وسیع ہوجائے ۔اس کی روح سے تعصبات اور توہمات کا رنگ دور ہوجائے اور وہ پاک صاف اور مجلا ہو کر سامنے آجائے۔(۴۳) انسانیت کی اصل تصویر یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنے حقوق و فرائض کا بھرپور علم ہو۔۔اس قسم کا با عمل انسان بننے کے لیے ضروری ہے کہ ہر بچے کی تربیت میں یہ غر

ض و مقصد ملحوظ رکھا جائے ،اصل میں یہ عروج ہر صورت اخلاق پر مبنی تعلیم ا ور اس کے مطابق تربیت سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے ۔ جو انسان بچوں کی ہمہ جہت ترقی اور تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے درست اور صحیح طریقہ ہائے کو مدِ نظر نہیں رکھتے وہ اپنی بیو قوفی سے سماج کے حقوق پر ظلم کے ہاتھ سے وار کرتے ہیں، جس کا نتیجہ معاشرے کے تمام افراد کے لیے بہت ہی نقصان دہ ہ نکلتا ہے۔(۴۴)

اقبال کی درج بالا رائے تعلیم و تربیت کی کلید ہے ،یہی وجہ ہے کہ انھوں نے استاد کو ایک عمارت گر سے تشبیہ دی ہے جس کا کام انسانی روح کی تعمیر و تشکیل ہے -(۴۵)تعلیم و تربیت میں ” روح ِ انسانی“کی صنعت کاری غیر معمولی بات ہے،جس کی مثالیں موجودہ زمانے میں شاذ ہی ملتی ہیں۔

بچپن سے متعلق امور کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اضطراری کیفیت یا جذبہ جو انسانوں اور جانوروں میں ایک جیسا ہے،جس طرح کہ بلی کے بچے مزے مزے سے خود کھیلتے ہیں ،یا اگرکتے کے بچے کو کھول دیا جائے تو بے چینی اور اضطرار کی حالت سے نکل کر بہت خوشی محسوس کرتا ہے۔) ۴۶(اقبال اس کیفیت کا تجزیہ یوں کرتے ہیں کہ بچوں میں جو اعصاب کی طاقت مقدار کے لحا ظ سے کافی ہوتی ہے ، بچے کی یہ طاقت جب خرچ ہوتی ہے تو خوشی کو جنم دیتی ہے۔ اعصاب کی یہ طاقت رونے ،چیخنے چلانے میں بھی خرچ ہوتی ہے اوربعض دفعہ بہت زیادہ ہنسی، کھیل اورکودنے میں ۔ ان کے خیال میں بچوں کی یہ عادتیں) رونے دونے،چیخنے،چلانے (روحانی اور جسمانی ترقی و نشوونما کے لیے انتہائی اہم اجزا ہیں اور اس کے استعمال کے اور بھی ذرائع ہیں ۔ دیگر ذرائع سمیت ایک یہ بھی ہے کہ بچے کے حواس ِ خمسہ مذکورہ سرگرمیوں کے ساتھ خود بخود متحرک ہوجاتے ہیں ، جس سے خارجی اور بیرونی چیزوں کا ادراک ہونے لگتا ہے ۔ بچہ ایک سیکھنے والی ہستی ہی نہیں بلکہ سرتاپا ایک متحرک جسم ہے ،جس کی ہر حرکتِ طفلانہ سے تعلیمی فائدہ اٹھانا چاہیے ۔ مثلاً ان سے اینٹوں سے گھر بنوانا،)یہاں اقبال Activities based Learning کا تصور دیتے ہیں(لڑی میں منکے پرونے کا کام کروانا اورگانا گا نے کا موقع دینا وغیرہ ۔ اس سے وہ اضافی یا زائد قوت ِ اعصابی ایک باقاعدہ شور یا راگ میں منتقل ہوسکے گی اور بچے کی وہ طاقت جو مضر اشیاکو ہاتھ لگانے اور دیگر چیزوں کو اِ دھر اُدھر پھینکنے پر استعمال ہوتی ہے ، وہ اینٹوں کے گھر بنانے اور دیگر علمی و آموزشی سرگرمیوں میں بہتر انداز سے استعمال ہوگی۔(۴۷)

حرکی مہارتیں اور صلاحیتیں(Psychomotor Domain) کے متعلقات ہیں۔ اور عرف عام انھیں(Skills) کہا جاتا ہے،جن کی مختلف قسمیں اور اشکال ہیں۔اکیسویں صدی کو عالمی سطح پر مہارتوں یاصلاحیتوں (Skills) کی صدی کہا جاتا ہے اور وہی قومیں ترقی کی دوڑ میں آگے ہونگیں جن کے طلبہ ان صلاحیتوں اور مہارتوں میں آگے ہوں گے۔ساتھ ہی اقبال اساتذہ کو تدریسی و آموزشی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرنے کا تصور بھی دیتے ہیں۔گویا وہ ہمیں **teacher centred** تصورات سے نکال کر Learner **centred** تعلیم کا تصور دیتے ہیں ۔جدید دنیامیں تدریسی طریقوں کی ساری بنیاد یا مرکز دراصل Learner **centred** تدریس ہی ہے۔ سرگرمیوں پر مبنی تعلیم یعنی **activity based teaching and learning process** جدید تعلیمی و

تدریسی سرگرمیوں کی کلید ہے،اور پوری دنیامیں انتہائی تیزی کے ساتھ معروف و مشہور اور اطلاقی ہو کر بے مثال نتائج دے رہا ہے۔اقبال ہمیں ۱۹۰۲ء میں یہ تصور دے رہے ہیں،جب کہ آج بچے کی ہمہ جہت نشوونما(Holistic Development)،اس کے ساتھ ہی(STEM) ایجوکیشن اور ساتھ ہی (Early childhood care and education) تعلیمی میدان کے خصوصی مقاصد و اہداف تصور کیے جاتے ہیں۔

اقبال لکھتے ہیں کہ بچپنے کی عمر کا ایک خاصہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس میں کسی بھی چیز پر مسلسل توجہ مرتکز نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا تعلیم کے جملہ طریق ہائے تدریس میں اس اہم نکتے کو ملحوظ رکھنا چاہیے ۔ اسباق بہت زیادہ طویل اور غیر دلچسپ عناصر پر مبنی نہ ہوں،تاکہ پڑھتے وقت بچے کی مختلف ذہنی اور جسمانی قوتوں کو تحریک ملتی رہے۔ یہ بات بھی اہم اور لازم ہے کہ ہر سبق میں ایسے مشترک نکات کا وجود ہو تاکہ بچوں میں ان مخصوص نکات پر توجہ مرکوز کرنے کی عادت کو بتدریج ترقی ملتی رہے۔(۴۸)

انتہائی اہم نکات جن کو child psychology کی مبادیات کہہ سکتے ہیں۔lesson planningکے جملہ مدراج و معیارات مع class room management ان نکات میں تمام تر جزئیات کے ساتھ سموئے ہوئے نظر آتے ہیں۔بچوں کی توجہ قائم رکھنے کے لیے اس نفسیاتی حقیقت کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ y or brain studyogNuro psychol میں اس کو mind breakingکہتے ہیں۔ایک اور اہم نکتہ" خاص مقام"پر توجہ لگانے کی عادت انتہائی اہم ہے۔ یہ نہ صرف جلد سیکھنے کے عمل کو متحرک کرکے ابلاغ اور سمجھنے کی صلاحیت کو جلا بخشتا ہے بلکہ بچے کو آموزش سے لطف اٹھانے کا سامان بھی مہیا کرتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بچوں کے اندر غور و تدبر کی مہارتیں جیسے:

Critical thinking, analysis , Application,Understanding Evaluation, اور دیگر متعلقہ خصوصیات کی نشوونما بھی یقینی بناتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ Student learning out comes یعنی حاصلاتِ تعلم جیسے مقاصد و اہداف کا حصول بھی ممکن ہوجاتا ہے۔

بچوں کی آموزش یا (Learning) اقبال کے ہاں انتہائی دلچسپ موضوع رہا ہے۔ ان کا موٗقف تھا کہ صرف دیکھنے سے بچے کے سیکھنے کے عمل کو تسلی نہیں ہوتی ، وہ اپنے لمس کرنے کی حس سے بھی مدد حاصل کر نا چاہتا ہے ،کیونکہ یہ اس کی فطرت ہوتی ہے کہ خارجی اشیا کو چھونے میں اسے مزا ملتاہے ۔ جیسے بچے کی نظر کسی دیوار کی تصویر پر پڑتی ہے تو بے ساختہ چلّانے لگتا ہے اور بے چینی کی حالت میں یہ چاہتا ہے کہ کوئی تصویر اتارکر اس کے ہاتھ میں دے دے۔پس ، اس لیے بچے جس چیز کی تدریس کی جائے ، اسے اس بچے کے سامنے رکھ دیا جائے اورسبق کے ختم ہو تے ہی اس چیز کو اس بچے کے ہاتھ میں دے دینا چاہیے۔۔ دیکھنے سے بصر کے حس کی تربیت ہوتی ہے، جب کہ ہاتھ لگانے سے قوتِ لمس کی نشوونما اور ترقی ہوتی ہے ۔ گفتگو اور راگ یعنی گانے اور موسیقی وغیرہ سے قوتِ سامعہ کی ترقی ہوتی ہے ۔ اس طرح قوت ِ لمس اور قوتِ بصر کے مشترکہ استعمال سے بچے کو کسی بھی چیز یا شے کی صورت کا علم اور ادراک آسانی سے ہونے لگتا ہے۔

(۴۹)اس حوالے سے وہ اپنی ڈائری Stray reflection میں لکھتے ہیں کہ تجربہ دو گونہ سر چشمہ ٔ علم ہے۔یہ آپ کو اس چیز یاشے کی بصیرت عطا کرتا ہے ،جو آپ کے جسم یعنی وجود سے باہر و خارج ہے اور ساتھ ہی اس شے کی بھی ،جو آپ کے وجود کے اندر ہے۔(۵۰)

سرگرمی میں حاضر ہونے اور خود کرنے میں بنیادی فرق ہوتا ہے۔گویا سننا،دیکھنا کے بعد ہاتھ لگانا یا لمس کی باری آتی ہے۔ ساتھ ہی وہPresentation method (۵۱) تصور بھی دیتے ہیں۔ کنفیوشس نے یہی بات کی تھی جیسے" آموزش" کی مرکزی نکتہ تصور کیا جاتا ہے۔ "مجھے بتاؤ میں بھول جاؤ ں گا۔مجھے دکھاؤ ،میں یاد رکھوں گا ۔مجھےکرنے دو میں خود یاد) سیکھ کر عمل میں لانا(رکھوں گا)۔(۵۲)

ابتدائے بچپن کی تعلیم میں رنگوں اورشکلوں کو بھی انتہائی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔اقبال اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ بچے کی توجہ کسی شے کی صورت سے زیادہ اس کے رنگ پر ہوتی ہے۔جن چیزوں کا رنگ تیز اور شوخ ہوگا ، وہ اتنا ہی متوجہ ہوگا ۔ کسی بھی اعلیٰ و مشہور مصور کی بنائی تصویر،جس کا رنگ شوخ اور چمکیلا نہ ہو،بچہ متوجہ نہ ہوگا ۔ جب کہ اس کے مقابلے میں اپنی کتاب کی رنگین تصویر وں کو بے ساختہ چاہے گا۔ گفت و گو میں بھی سرخ ،نیلا جیسے الفاظ وہ پہلے اور جلد سیکھ جاتا ہے جب کہ تکون اور مربع وغیرہ جیسے الفاظ وہ دیر سے سیکھتاہے۔اس لیے یہ ایک قاعدہ وجود میں آیا کہ بچے کی وہ کتابیں جو ابتدائے بچپن کی تدریس و آموزش سے متعلق ہوں رنگین اور شوخ ہونی چاہییں۔(۵۳)

جدید دور میںPre primary,Montessory or early Childhood care and Education کامرکزی نکتہ مواد کے معیاری ہونے کے ساتھ ساتھ رنگ اور اشکال ہیں ۔کارٹون سے لے کر شکلوں اور رنگوں کے خصوصی امتزاج تک ؛تمام کتابیں،کمرہ ٔ جماعت کی سجاوٹ اور سکول ماحول ؛بچے کی توجہ کا خصوصی مرکز ہوتے ہیں اور آموزشی سرگرمیوں میں ان سب کا اہم کردا ر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اساتذہ کی تدریسی سرگرمیوں کی بناوٹ اور شخصی نظاروں ،لباس و انداز تک میں ان کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔اقبال کا یہ نکتہ جدید تعلیم وتدریس کی بنیادی اکائی تصور کیا جاتا ہے۔وہ شخصیت سازی میں بھی استاد کے ظاہری انداز و اطوار کو خصوصی توجہ کا مرکز بناتے ہیں۔ ان کی رائے تھی کہ بچوں میں نقل یا تقلید کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے ۔اس لیے تدریس کے اوقات اور عام زندگی میں بھی یہ بہت ضروری ہے کہ استاد اپنا عملی نمونہ بچے کے رو برو پیش کرے تاکہ بچے استاد کے ہر عمل اور سرگرمی سے نقل یا تقلید کا عنصر حاصل کرسکیں ۔(۵۴)

لباس ،گفتاراور کردار ان تینوں کے مجموعے کی صورت میں ایک استاد طلبہ کے سامنے آتا ہے۔جدید تعلیمی و تدریسی دنیامیں اس کی اہمیت مسلمہ ہے ۔اقبال کی پوری شاعری کا مرکزی نکتہ انسان سازی اور انسانی کردار و افعال کی تشکیل ہے۔خودی میں وہ تعین ذات(۵۵)کی بات کرتا ہے اور بے خودی(۵٦) میں انتقال علم،صلاحیت وتجربہ ؛ گویا جملہ سماجی امور کا بھی انتقال کرتے ہیں اور اسی طرح وہ دنیامیں پر امن انقلاب کی راہیں ہموار کرتے نظر آتے ہیں ،جس کابنیادی مقصد اللہ اور

بندے کا رشتہ مستحکم کرنا اور دنیا کو امن و محبت کا مرکز بنانا ہے۔اقبال کے فارسی،اردو کلام،محاضروں،نثری آثار میں یہ موضوع انتہائی اہم اور بنیادی ہے۔

بچوں میں قوت ِ متخیلہ کی نشوونما سے متعلق لکھتے ہیں کہ جب ماں باپ بچوں کو کہانیاں سناتے ہیں ، تو بڑے ہوکر انھیں ناول اور افسانے پڑھنے کا شوق ہوجاتا ہے۔استاد کے لیے بھی اہم ہے کہ وہ طلبہ میں" قوت ِ واہمہ "کی نشوونما کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں۔ اس قوت کو بچوں میں قاعدے اور ترتیب کے مطابق بڑھنا چاہیے تاکہ ان کی عقلی قوتوں کی ترقی میں نقصان پیدا نہ ہو۔ اس قوت کی ترقی و تربیت کا بنیادی ہدف ان میں اسے مناسب حد تک رکھنے کے لیے ہے ،کیونکہ بچوں کو ان خصوصیات سے بہت زیادہ فائدہ مل سکتا ہے۔اکثر مکتبوں میں بچے کاغذ کی کشتیاں بناتے رہتے ہیں ، ان میں قوت ِ واہمہ کی ترقی کے لیے یہ اچھی مشق ہوسکتی ہے۔(۵۷)

اسی طرح تخلیقی یعنی (Creative) صلاحیتوں کو جلا دینے اورسوچنے، سمجھنے کی صلاحیتوں کی نشوونما پر بھی بہت توجہ دیتے ہیں۔ بچے دوسروں کو ہنستا دیکھتے ہیں توخود بھی ہنستے ہیں۔ماں ،باپ غمگین ہوتے ہیں تو یہ بھی غمگین ہوتے ہیں۔ بچوں کو اس تجربے سے گزارنے سے ان کی جبلی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔بچے ابتدا میں دوسروں کے دکھ درد دیکھ کر متاثر ہوتے ہیں ۔استاد کو چاہیے کہ وہ بچوں کو ہمدردی سے متعلق قصے سنا کر یاد کروائیں۔(۵۸)اسی طرح ہمدردی ایک بہت بڑی صفت ہے ،اس کے اندر انسانی احساسات وجذبات اور اخلاق کے جملہ امور داخل ہیں۔انسان کے سوچنے،بولنے،رکھ رکھاؤ سے لے کر معاملاتِ زیست تک ؛سارے امور کی بنیاد ایک لحاظ سے ہمدردی ہے۔اور ان صفات کی نشوونما شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

ڈائری میں لکھتے ہیں کہ انسان کی یاد داشت یا حافظہ عام طور پر کمزور ہوتاہے تاہم انھیں وہ باتیں ہمیشہ یاد رہتی ہیں جو صدمے کی صورت میں دوسرے انسانوں سے انھیں ملتی ہیں۔ (۵۹)

گویا یہاں اقبال رویے یعنی Affactive domain کی نشوونما کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔

بچے کے حافظے سے متعلق ان کی رائے تھی کہ وہ حیرت انگیز ہوتی ہے ۔ بچہ ماں بولی کی پیچیدگیاں انتہائی آسانی سے سمجھ کر یاد کرلیتا ہے۔ اساتذہ بچوں کو عمدہ نظمیں اور اشعار یاد کرائیں اور جو اسباق و پڑھ چکے ہوں ،ان کے بنیادی نکات کی طرف باربار اشارہ کرنا چاہیے۔(۶۰)وہ اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں:" فلسفہ بوڑھا بنا دیتا ہے اور شاعری تجدید ِ شباب کرتی ہے۔(۶۱)

گویا بچوں میں بلوم ٹیکسانومی کے ابتدائی مدراج(Knowledge, Understanding, Application) کی سرگرمیوں کو پروان چڑھانے کا تصور دیتے ہیں۔انتہائی اہم ترین نکات کی تفہیم و تکرار،ان کی مشق کرنا ،حاصلاتِ تعلم یعنی student learning outcome کی بنیاد پر سبق کی تیاری،سوالات جوابات کرنا۔گویا ایک پورا نظام ہے جس کے ذریعے جملہ تدریسی و

آموزشی سرگرمیاں اپنی تمام تر ابعاد کے ساتھ وقوع پذیر ہوتی ہیں اور بنیادی مقاصد teaching learning objectives سے ہم آہنگ ہوکر مقاصد کے حصول اور تکمیل کا سبب بنتی ہیں۔اس کے ساتھ آہنگ یعنی tone اور Music کا پہلو بھی مدنظر رکھتے ہیں تاکہ انسان کی روحانی یا جزباتی ضروریات کو مدنظر رکھتے تدریس و آموزش کا عمل نہ صرف خوشگواور بن جائے بلکہ نتیجہ خیز بھی ہو۔

قوتِ ممیزہ یا To Differintiate کی صلاحیت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ابتدائے بچپن میں قوت ِ ممیّزہ) تمیز کرنے کی قوت (قدرِ کمزور ہوتی ہے،اور بچے اس عمر میں باریک فرق کو معلوم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ تاہم ظاہری اور نمایاں فرق جاننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔جیسے :چیزوں کی شکل وصورت میں فرق ۔ابتدا ئے بچپن کی تدریس میں ظاہری اختلافات جاننے کی طرف توجہ دینی چاہیے ۔ جیسے پہلو دار چیز اور گیند کا فرق ۔ اس کے بعد کسی اور چیز یا شکل کو سامنے رکھ کر پہلودار چیز اورگیند سے موازنہ کروانا تاکہ ظاہری فرق اور اختلاف کا تقابل جان سکے۔(۶۲)

ظاہری شکلوں کا فرق،ظاہر کے ذریعے باطن کا فرق ،موازنہ وتقابل کے ذریعے سمجھانا گویا آسان سے مشکل، معلوم سے نامعلوم ، مجرد و غیر مجرد کا فلسفہ اور نفسیات کا بھرپور تصور ملتا ہے،جوایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔اس کے ذریعے بچوں میں(Analysis, Evaluation) کی صلاحتیں پروان چڑھتی ہیں۔

ایک اور اہم موضوع یعنی دماغی عمر ،جنس اور تجرباتِ زندگی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ابتدائے بچپن میں عقلی قوتیں مثلاً استدلال یا تصدیق کی قوت کمزورہوتی ہے ۔بچے سے ہمیں یہ سیکھنے کے حوالے سے ایسی توقعات وابستہ نہیں کرنی چاہییں جو علم اور تجربے کے بڑھنے سے تعلق رکھتی ہوں ۔ان کی بتدریج ذہنی نشوونما او ر صلاحیتوں اور مہارتوں کی ترقی کا ادراک اور سمجھ معلمین ومعلمات کے لیے لازمی ہے ۔دو عام چیزیں انھیں دکھا کر بڑے بڑے فرق اور اختلافات ان کے سامنے بیان کیے جائیں مگر یہ بات ملحوظ رہے کہ کسی چیز کی تصدیق بھی بغیر اسے تصور میں لائے بغیر مشکل ہے۔کیونکہ اصل میں وہ تصورات کے تقابل کرنے سے پیدا ہوتا ہے ---بچے سے ایسے تصورات کے علم کی توقعات بھی نہیں رکھنی چاہییں جس کی باریکیوں یا متعلقہ نکات کا علم اسے نہ ہو۔ایک سال کا بچہ" حب وطن "کی تعبیر وتشریح نہیں کرسکتا؟ ایسی ابتدائی کتاب جس کا پہلا باب" خدا کی صفات"ہو،بچہ نہیں سمجھ سکتا۔ استاد کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ اللہ ایک مجرد تصور ہے جو عقلی کی ترقی کے ساتھ ہی سمجھ میں آتاہے۔ ایسا علم اگر اچھا بھی ہوتب بھی تعلیمی وتدریس کے اصولوں کے مطابق بچے کے ذہن پر غیر ضروری بوجھ ڈالنے کے مترادف ہے ۔اس قسم کے تصورات کے لیے ضروری ہے کہ مقابلۃً مدرکات کی اور تصدیق کے لیے مقابلہ ً تصورات کی شدید ضرورت ہوتی ہے ۔ استاد کو علم ہوناچاہیے کہ بچے کی سمجھ بوجھ،تصورات کی افزائش اور استدلالات درجہ بہ درجہ ترقی کرتے جائیں۔(۶۳)

یہاں ایک بار پھر بلوم ٹیکسانومی کی مختلف مثالوں کا اعادہ سامنے آرہاہے ،جن کو ذکر ہوچکا ہے۔اسی طرح سبقی منصوبہ بندی یعنی Lesson planning میں نئی معلومات کے ساتھ سابقہ معلومات کا ربط یعنی Association کی اصطلاح اسی

مقصد کے لیے استعمال ہوتی ہے ۔ذہنی سطح ،عمر،نفسیاتی عوامل ،جنس حالات و خیالات کا فرق اور نفسیاتی امتیازات کو ملحوظ رکھ کر مدراجِ تدریس ا ور انفرادی واجتماعی ضروریات کے مطابق پڑھانا ہی دراصل ہر طالب علم کی آموزش کو یقینی بناتا ہے۔(٦٤) اور اقبال کے درج بالا خیالات کی تصدیق ہوجاتی ہے۔

اخلاقی تعلیم و تربیت سے متعلق ان کی رائے تھی کہ عمومی تربیت سے سے بچے متاثر ہی نہیں ہوں گے اس کے لیے بہت ہی اعلیٰ درجے کی تدریس و تربیت کی ضرورت ہوگی۔اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچوں کو ہمدردی کی سرگرمیا ں کرائیں۔ہر سبق ترتیب وارو تنظیم سے پڑھائیں۔ ان میں اخلاقی سرگرمیوں سے متاثر ہونے کی قابلیت پیدا کرنے کی کاوش کریں۔ بچہ سبق سے متعلق ضروری ترتیب و تنظیم کا خیال رکھے کہ صلح کرنا اور امن کی عادتیں ایسی سرگرمیوں سے وجود میں آتی ہیں۔ اس طرح بولنے کی صلاحیت محض قوا کا مجموعہ بلکہ یہ بذات خود ایک واحد اور غیر منقسم چیزہے اور اس کی ہر صلاحیت اور قوت کی ترقی دوسرے قوا کی ترقی سے منسلک و مربو ط ہے۔ وہی طریقہ بہتر ہوگا جو ناطقہ کے تمام قوا کے لیے ایک جیسی سرگرمیاں فراہم کرے تخیل،دراک ، مشیّت اورتاثر ؛ یہ نفس ِ ناطقہ کی خفی قوتیں بڑھنی چاہییں ،نہ کہ صرف معلومات حفظ کرائی جائیں۔(٦٥)

درج بالا امور میں تعلیمی نفسیات اور دماغ و اعصاب کی سائنس، جن کا تعلق تدریس و آموزش اور انسانی ذہن و نفسیات کی ترقی و بڑھوتری کے جملہ مسائل سے ہے؛ کی طرف انتہائی نفیس انداز میں گہرے اشارے ملتے ہیں۔ سوچنے، بولنے، ضبط وبرداشت، مکالمہ ،اختلاف ِ رائے وغیرہ، سے متعلقہ سارےامورتمام ترخصوصیات وجزئیات کے ساتھ سامنے آتے ہیں اور انھیں ذہنی و فکری،نفسیاتی و جسمانی ارتقا کے ساتھ منسلک کیا ہے۔نیز حافظے کی بجائے عملی سرگرمیوں پر زور دیا ہے۔جس میں نصاب سازی کے جملہ تکنیکی امور زیر بحث آجاتے ہیں۔

اقبال معلم کو قوم کا محافظ جانتا ہے ۔آیندہ نسلوں کو سنوار کر قوم کی خدمت کے قابل بنانا،استاد ہی کا کام ہی ہے ۔اس لیے سب سے اہم ترین کا م ،استاد یا معلم کا کام اور پیشہ ہے۔ ۔ استاد کا کام سب سے مشکل اور تمام محنتوں میں سب سے بڑی محنت استاد کی ہے۔اس لیے اقبال کی نظر میں استاد کو چاہیے کہ وہ اس پیشے کی پاکیزگی اور بزرگی کو ملحوظ رکھ کر اپنے طریقہ ہائے تدریس و تعلیم میں اعلیٰ معیارات کو مدِ نظر رکھے ۔جس کے نتیجے میں یقیناً علم کے سچے عاشق پید اہوں گے اور اس سے تمدنی او رسیاسی ترقی ملے جس کی بنیاد پر قومیں بام ِ عروج پر پہنچتی ہیں ۔(٦٦)

گویا جملہ صلاحیتیں جن کا تعلق تعلیم ،تدریس و آموزش کی سرگرمیوں سے ہے،کی بھرپور سفارش کرتے ہیں۔ہر قسم کی تربیت جس سے استاد کی مذکورہ بالا صلاحیتوں میں اضافہ ہوسکے ؛کو بروئے کا ر لانا کسی بھی معلم کے لیے ضروری خیال کرتے ہیں۔وہ خود معیاری تدریس اور سبقی منصوبہ بندی کا بھرپور خیال رکھتے تھے۔ سید اکبر حسین) اکبر الہ آبادی (کے نام خط میں لکھتے ہیں کہ کالج)اسلامیہ کالج ،لاہور (میں جب ایم اے کے طالب علموں کو پڑھانے کے لیے لکچر کی تیاری کا موقع ملتا ہے

تو کتابیں دیکھتا ہوں ان محاضروں) لکچر (کے ذریعے ان لڑکوں کے کانوں کے ذریعے ذہنوں میں کوئی نہ کوئی اہم بات ڈال لیتا ہوں۔(۶۷)

اقبال آخری نکتہ تدریسی مقاصد(Teaching objectives) اور (Lesson Planning) کی عکاسی کرتے ہیں۔

اقبال نے خود بھی نصاب سازی میں درج بالا جملہ پہلوؤں کاانتہائی خیال رکھا ہے اور مختلف جماعتوں کے لیے جو کتب تالیف کیں ،ان میں بچوں کی ذہنی، فکری،نفسیاتی،اخلاقی،جذباتی،معاشی،معاشرتی اور جسمانی پہلوؤں کو خصوصی طور ملحوظ رکھا ہے۔اردو کورس پانچویں،چھٹی ،ساتویں اور آٹھویں جماعت کے لیے، اقبال اور حکیم احمد شجاع نے جو کتب تالیف کیں ،ان میں پہلوؤ ں کا بھرپور عکس ملتا ہے۔ اسی طرح فارسی کتاب(۶۸)میں بھی۔اردوکتاب کے دیباچے میں لکھتے ہیں کہ نصابی کتابوں میں سنجیدگی بہت ہوتی ہے جس کی وجہ سے طالب علم زیادہ دلچسپی نہیں لیتے ۔ اس لیے اس کتاب میں ظریفانہ مضامین نظم و نثر کی چاشنی بھی شامل کر لی ہے۔ کیونکہ نوعمر بچوں کے دل و دماغ تک رسائی دلچسپ اور خوب صورت اندازِ تحریر و بیان کے ذریعے ہی ممکن ہے ۔ ایسے مضامین کا انتخاب کیاہے جن میں زندگی کا روشن پہلو جھلکتا ہو،تاکہ بچے مطالعے کے بعد عملی زندگی میں زیادہ استقلال زیادہ خودداری اوراور اعتماد کے ساتھ حصہ لے سکیں۔ ادبیات کی تعلیم کا مقصد بھی یہی ہونا چاہیے۔ادبی ذوق کے ساتھ ساتھ وسعتِ نظر اور دل و دماغ کی اہم قوتیں بھی نشوونما حاصل کریں ۔ زبانِ اردو کی ادبی کوبیوں سے بھی واقفیت حاصل کریں۔ زبان کی ترقی ،وسعت اور اس کے اظہار کی قوت کا بھی انھیں علم بھی ہوجائے گا۔(۶۹)وطن سے محبت،سائنس،طبعیات،صنعت و حرفت،عالمی تحقیقات،اخلاقی مضامین کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔(۷۰)

دوسری کتاب کے دیباچے میں لکھتے ہیں کہ کتاب کا خصوصی مقصد نئی معلومات، زبانِ اردو سے وابستگی اور ایسے اندازِ تحریر سے واقف ہوجائیں ،جو اظہارِ مطالب پر حاوی ہو۔مادرِ وطن کی محبت،اخلاقی جرأت اور ادبی ذوق پید اکرنے کی کا اہل بنانا۔معلمین پڑھاتے وقت ان تمام جزباتِ عالیہ کو طلبا کے دل و دماغ پر نقش کرنے کی کوشش کریں گے جو ان مضامین کی تہہ میں موجزن ہیں۔(۷۱)

اقبال نے درج بالا کتابیں مع فرہنگ و مشقی سوالات مرتب کی ہیں اور مشقی سوالات میں حاصلاتِ تعلم کا بھرپور التزام ملتاہے۔تدریسی کتب سے متعلق درج بالا نکات کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اقبال کی فکر تعلیم کے قومی،ملی اور عالمگیر انسانی مقاصد سے جڑے نظر آتے ہیں۔یہی (Themes) کسی بھی نصاب کا اہم جز ہوتے ہیں ،جو قومی مقاصد سے ہم آہنگ کیے جاتے ہیں۔

حوصلہ افزائی یا ستائش کے پہلو Motivationکو اقبال بہت اہمیت دیتے ہیں۔ بچوں کی تعریف و توصیف اورحوصلہ افزائی گویا ان تمام سرگرمیوں کی کلید ہوسکتی ہے۔

ان کی رائے تھی کہ ہمارے پندار کے سکون میں معاش کا ایک پہلو بھی چھپا ہوا ہے ۔اگر آپ مجھے ہسپتال میں اسسٹنٹ کی جگہ سب اسسٹنٹ سرجن کے نام سے پکاریں تو بھی میں بالکل مطمئین ہوجاؤں گا ، بے شک آپ میری تنخواہ میں اضافہ نہ بھی کریں۔(۷۲)

بچوں کی تعریف و توصیف اورحوصلہ افزائی گویا ان تمام سرگرمیوں کی کلید ہوسکتی ہے۔ اصلاح کے لیے مشفقانہ سرزنش ہو یاشخصی پسند وناپسند،اقبال استاد کو فرائض ِ منصبی کا لحاظ رکھنے اور طلباو طالبات سے عدل کے تقاضو ں کے مطابق سلوک کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

" نضیر کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ فعل محمد الرسول اللہ ﷺ کا ہے اور اپنی آنکھ)جو کہ رورہی تھی (پر انگلی رکھ کر لوگوں سے کہا کہ یہ فعل " محمد بن عبداللہ "کا ہے۔(۷۳)

ٰایہی وجہ ہے کہ اقبال نے میرٹ پر سفارش کو نظر انداز کیا۔ کسی کے مالی یا جاہ و منصب کے فائدلے کے لیے بھی ممتحن کے طورپر نمبر وں کے اضافے یا فیل ،پاس کے حوالے سے اپنے اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔(۷۴)بچوں کی تعلیم و تربیت میں بھی یہی دینی و اخلاقی پہلو ان کا خصوصی مطمعِ نظر رہا ہے۔غلام السیدین کو لکھتے ہیں کہ دو بچوں یعنی جاوید اقبال اور منیرہ اقبال کے لیے استانی درکار ہے،ایسی استانی جن پر میں ان بچوں کی اخلاقی اور دینی تربیت کرنے کا اعتبار کرسکوں۔(۷۵)

اعلیٰ تعلیم(کالج،مدرسہ ،یونیورسٹی) اور اقبال:

اعلی تعلیم اور بین الاقوامی سطح پر اس کے معیارات و تقاضے اقبال کی خصوصی توجہ کا مرکز رہے ہیں۔نوجوان ان کی خصوصی توجہ اور دلچسپی کا مرکز رہے ہیں۔اقبال کے افکار کا موازنہ پاکستان کے اعلی ٰ تعلیم کے کمیشن(HEC) کی پالیسی ۲۰۲۳ء سے کیا جائے تو حیرت انگیز مماثلتیں مل جاتی ہیں۔ انھوں نے عقلی صلاحیتوں اور کردار سازی کو خاص اہمیت دیتے ہیں ۔وہ عقل ِ انسانی کو ،فطرت کی جانب سے خود تنقیدی یا خود انتقادی کی ایک سعی قرار دیتے ہیں-(۷۶)جب کہ کردار کے متعلق ان کا خیال ہے کہ یہ ایک غیر مرئی طاقت ہے جس کی بنیاد پر یا جس کے ذریعے قوموں کے مقدر اور مقتدرکا تعین ہوتا ہے ۔(۷۷)ان کی نظر میں انسان قوتوں کا ایک مجموعہ ہے اور شخصیت ان قوتوں کی ایک مخصوص ترتیب سے عبارت ہے اورہمیں وہ اسلوب ِ زندگی اختیار کرنا چاہیے جس سے شخصیت مستحکم ہو ؛اس کی قوتوں کی ترتیب اور ان قوتوں کے عمل کا تسلسل قائم رہے کہ یہی بقائے شخصیت کا راز ہے ۔(۷۸)ان کی نظر میں بقائے شخصیت محض ایک کیفیت کا نہیں بلکہ طریقہ ٔ عمل کا نام ہے۔ انسان اصلیت میں توانائی ، قوت یا قوتوں کا ایک ایسا مرکب ہے ، جس کے عناصر کی ترتیب و تنظیم میں اختلاف کی گنجائش کا پہلو موجود ہے۔ ان قوتوں کی مخصوص ترتیب و تنظیم کا نام شخصیت ہے۔(۷۹)

افتخار احمد صدیقی کے مطابق شخصیت) پرسنلٹی(سے مراد" خودی"ہے جس کو بنیاد بنا کر پھر اقبال نے" اسرارِ خودی "میں" خودی" کا تصور دیا۔(۸۰)

"تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو بن جائے ملائم تو جدھر چاہے ادھر پھیر"(۸۱)

شخصیت دراصل علم وحکمت ا ور کردار (Knowledge, Attitude and skills) کا مجموعہ ہوتا ہے اوریہی علم کا بنیادی وظیفہ بھی ہے۔(HEC) کی پالیسی ۲۰۲۳ء کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں

Competency based learning (Knowledge, skills, Professional behavior, interpersonal attributes, اورcreativityکو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔اقبال کے ہاں اعلیٰ سطح کی تعلیم و تدریس او رآموزشی اصول میں مختلف الجہت قوتوں کو خصوصی اہمیت دی جاسکتی ہے،اور ان کے افکار کو نصب العین اور دیرپا مقاصد کے روپ میں دیکھ سکتے ہیں،وہ لکھتے ہیں:

"قوت میں صداقت سے زیادہ الوہیت ہے ۔خدا قوی ہے ۔تو بھی اپنے آسمانی باپ کی طرح قوی ہوجا"!

طاقت ور یا قوی انسان اپنا ماحول خود تخلیق کرتا جب کہ کمزور خود کو ماحول میں ڈھالتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ طاقت ور مہدی کے انتظا ر کی بجائے اپنے لیے خود مہدی تخلیق کرو۔(۸۲)قوت باطل کو چھولیتی ہے توباطل حق میں بدل جاتا ہے۔(۸۳)

ان کے خیال میں فنون ِ لطیفہ ، شعر و نقاشی کی طرح زندگی بھی تمام تر اظہار ہے ۔ تفکر بغیر عمل موت ہے۔(۸۴) اپنی حد کو جان کر صلاحیتوں کو پرکھنا چاہیے ،اس طرح زندگی میں کامیابی یقینی ہوجاتی ہے۔(۸۵)میں نے ہمیشہ دانائی سے آنکھ مچولی کھیلی ہے ۔اسے ہمیشہ عزم کے چٹان کے پیچھے چھپتے پایا۔(۸۶) ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ زندگی میں کامیاب زندگی کا انحصار عزم و ہمت پر ہے نہ کہ عقل پر ۔(۸۷)

اقبال علم ،رویے اور فن یعنی صلاحیتوں اور مہارتوں کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں۔وہ فن میں کمال کا علمبردار ہے نہ کہ محض ڈگری کا حصول یا نمود و نمائش کرنا۔ وہ ان تمام عارضی مفادات سے آزاد نظر آتے ہیں اور یہی سبق نوکری یا سند کے حصول تک محدود رہنے والوں کو بھی دیتے ہیں۔لکھتے ہیں کہ اللہ روٹی ہر ایک کو دیتا ہے،میری خواہش یہ ہے کہ قانون کے فن میں عروج و کمال حاصل کرسکوں ۔(۸۸)ان کی رائے میں فلسفہ ، سائنس اور مذہب کی حدود متعین ہیں ، فن ہی ایک ایسا شعبہ ہے جو لامحدود ہے۔(۸۹)ریاکاری سے حاصل کی ہوئی شہرت ،عزت اور عقیدت کے مقابلے میں اس بات کو ترجیح دوں گا کہ گمنامی میں مرجاؤں اور کوئی مجھ پر آنسو بہانے والا نہ ہو۔(۹۰)

حافظ محمد فضل الرحمان انصاری کے نام خط میں مغربی یونیورسٹیوں کے اساتذہ کے مقاصد اور علم اور ڈگری کے فرق سے متعلق حیرت انگیز اشارات ملتے ہیں ساتھ تحقیقی معیار کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ جہاں تک اسلامی تحقیق کا موضوع ہے جرمنی،فرانس ، اٹلی اور انگلستان کی یونیورسٹیوں میں جو اساتذہ اس سے متعلق ہیں ،ان کے مخصوص مقاصد ہیں۔ جس کو اہم یا عالمانہ تحقیق یااحقاقِ حق کے ظاہری جادوئی لباس میں چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ناسمجھ اور سادہ

مسلمان طلبا اس کے جادو کا اثر قبول کرکے گمراہ ہو جاتے ہیں۔۔مصر جاکر ،عربی زبان میں مہارت حاصل کریں۔ علوم اسلامی ،اسلام کی دینی اور سیاسی تاریخ ،تصوف ،فقہ تفسیر کا گہرائی سے مطالعہ کریں اور محمد ﷺ کی اصل روح تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ میری نظر میں اگرچہ اس وقت مسلمانوں کے موجودہ حالات) دورِ اقبال(میں فلسفہ اور ادب کی بالکل ضرورت نہیں۔اس صورت میں بھی مقالے یعنی thesis کے ذریعہ ڈگری حاصل کرنا بے کار ہے۔ فلسفۂ یورپ کی مختلف شاخوں کا مطالعہ کرکے ڈگری کا حصول کرنا چاہیے۔(۹۱)

”شیر مردوں سے ہوا بیشہ ٔ تحقیق تہی رہ گئے صوفی و ملا کے غلام اے ساقی“(۹۲)

اقبال کے ہاں دینی و عصری تعلیم کا ایک منظم خاکہ یا ڈھانچہ ملتا ہے۔جس کو بنیاد بنا کر مدراس کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کیا جاسکتا ہے۔صاحبزادہ آفتاب احمد کے نام خط میں مدارس کے طلبا کی تعلیم اور معیار بندی کے حوالے فکر انگیز نکات ملتے ہیں، جن سے اعلیٰ تعلیم و تحقیق کی از سرِ نو تشکیل کے ساتھ ساتھ اسکالروں کو راہ ِ منزل بھی مل سکتی ہے۔ انھیں لکھتے ہیں کہ آج کل جہالت کے لحاظ سے مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ جو کچھ خود مسلمانوں کے تمدن نے دنیا کو دیا،مسلمان اسی کو مکمل طور پر غیر اسلامی تصور کرتے ہیں ۔ اگر کسی مسلمان فلسفی کو یہ علم ہو جائے کہ ” آئین سٹائن “کے نظریے پر قریب تر خیالات پر مسلمانوں کے مباحثے ہوتے رہے ہیں جیسے کہ” ابولمعانی“؛ جس کا قول ”ابن رشد“ نے بھی نقل کیا ہے،تو ”آئن سٹائن“ نظریہ ان کو اتنا زیادہ ان جان معلوم نہ ہوگا ۔اعلاوہ ازیں جدید دور کے” استقرائی منطق “سے وہ جس قدر دور ہے ،وہ بہت قریب ہوکر سمجھ لے گا۔اگر اسے اس بات کا پتا چل جائے کہ ”جدید منطق “بھی ”رازی “کے ان معروف اعتراضات کے نتیجے میں وجود میں آیا جو انھوں نے ”ارسطو“ کے” استخراجی منطق “پر کیے تھے۔ اسلام کی تاریخ ،فنونِ لطیفہ) آرٹ(اور علوم ِ تہذیب و تمدن کے ایسے علماتیار کرناجو ان مضامین کے مختلف پہلوؤں پر حاوی ہوں ،ساتھ ہی اگر جتہادی گہرائیوں کو ایک بار پھر حاصل کرنا ہو تو دینی فکر کو ایک بار پھر بنانا انتہائی لازمی ہے ۔ اس مد میں بھی دوسرے مسائل کی طرح سر سید احمد خاں کی دوربینی ایک طرح کی پیش گویانہ تھی۔۔۔ اقبال پرانے یا قدیم انداز کے شعبہ ٔ دینیات بنانے کو بے سود تصور کرتے ہیں ۔ وہ ایک نئی دماغی اور ذہنی کاوش کی طرف رہنمائی کرتے ہیں ۔ اس طرح ایک جدید دینیات اور علم الکلام کی تعمیر اور تشکیل کا نظریہ دیتے ہیں۔

وہ اس حوالے سے درج ذیل تجاویز بھی دیتے ہیں:

لکھنؤ اور دیوبند کے وہ طلبا جو دینیات کے علم پر غور وفکر کرنے کی خاص صلاحیت اور ذوق رکھتے ہوں،انھیں جدیدہ افکار اور جدید سائنس کی تعلیم دی جائے۔جدید سائنس اور اخلاقیات کی تعلیم کی تکمیل کے بعد ان کو ” آرنلڈ “کا م تجویز کردہ نصاب پڑھایا جائے جو ان مخصوص مضامین سے متعلق ہو۔مثلاً اسلامی اخلاق ،اسلامی فرقہ جات اور مابعد الطبیعات کا فلسفہ وغیرہ ۔ اس کے بعد مسلم دینیات ،علم الکلام اور تفسیر پر اجتہادی خطبوں کی مہارت اور استعداد پیداکرنے کے لیے یونیورسٹی فیلوشپ فراہم کرنا ۔ تاکہ یہ طلبا اس قابل ہوسکیں کہ یونیورسٹی میں مسلم دینیات کا ایک نیا ادارہ یا اسکول قائم

کرنے کے قابل ہو سکیں۔ ان میں جو طالب علم خالص سائنٹفک تحقیقات کا ذوق رکھتے ہوں ، انھیں ان کی طبعیت کے مطابق جدید ریاضی ، جدید سائنس و فلسفہ کی تعلیم دی جائے ۔۔ اقبال دیوبند اور لکھنو سے ایسے ذہین اور قابل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہتے تھے جو قانون کا خصوصی ذوق و شوق رکھتے ہوں ،کیونکہ ان کی رائے میں قانونِ محمدی ﷺ مکمل طور تعمیری تشکیل کا متقاضی ہے اورچاہیے کہ طلبا کو فقہ اور قانون سازی کے اصولوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید معاشیات اور اجتماعیات کی جامع تعلیم بھی دی جائے۔۔۔ علاوہ ازیں سیاسی نظریہ ٔ اسلام اور اصول ِ فقہ کا ارتقا وغیرہ جیسے مضامین کے لکچروں میں ان کی شرکت یقینی بنانا اور بعض کو وکالت کا پیشہ اختیار کرنے کی طرف راغب کرنا۔ بعض کو یونیورسٹی کی فیلوشپ اختیار کرنے کی اجازت دینا۔کچھ قانونی ریسرچ کے لیے خود کو وقف کر دیں ۔۔ جن مسلمان قانون دانوں کا پیشہ وکالت ہو، وہ قانون ِ محمدی ﷺ کے اصولوں پر دسترس حاصل کریں اور عدالت اور کونسل ،دونوں میں ان کے لیےانتہائی فائدہ مند ہو گا۔(۹۳)

آرنلڈ کے کورس میں ان طالب علموں کو لیا جائے جنھیں قانون، دینیات اور سائنس کا خاص شوق نہ ہو۔(۹۴)

امتحانی نظام کے معیاری اور شفاف ہونے سے متعلق لکھتے ہیں کہ اگر انھیں لازمی طور پر یونیورسٹی سے بی اے یا ایم اے کے امتحان پاس کرنے کا تقاضا پورا کرنا ہو تو انھیں دوسرے طلبا کے مقابلے میں زیادہ مطالعے کی ضرورت ہوگی۔ لہٰذا یونیورسٹی کو ان کی خاص نگرانی کرنی چاہیے۔(۹۵)

اعلیٰ تعلیم سے منسلک متعلمین اور اسکالروں کے لیے وسعت نظری کی مثال اقبال کے ہاں ملتی ہے تاکہ وہ یکسانیت اور یک رخے پن سے نکل سکیں۔لکھتے ہیں کہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں،میرے جانے کا بڑا سبب یہ ہے کہ میری طبیعت کا رخ علمی مشاغل کی طرف اس قدر زیادہ ہوگیا تھا کہ توازن قائم رکھنے کے لیے میں نے دنیا کے عملی معاملات میں دلچسپی لینا ضروری سمجھا۔(۹۶) جب میں کیمرج میں تھا تو فلسفے کے ساتھ ساتھ اس غرض سے معاشیات کا مطالعہ کیا کرتا تھا اور اس موضوع پر لکچر بھی سنا کرتا تھا کہ مسلسل فلسفہ پڑھنے سے ذہن میں یک طرفہ پن پیدا نہ ہو اور طبیعت کا توازن قائم رہے۔(۹۷)

خواتین کے نصاب ِ تعلیم اور ملی اتحاد میں ان کے کردار سے متعلق لکھتے ہیں کہ ہمارا ملی اتحاد و اتفاق کا انحصار اس امر پر ہے کہ مذہب کے اصول کے وجود پر ہماری گرفت مضبوط ہو ۔۔کسی بھی مذہب کی امانت و حفاظت عورت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اس لیے مسلمان خواتین کو معیاری دینی اور مذہبی تعلیم حاصل کرنی چاہیے ،کیونکہ ان کو معمار کا درجہ حاصل ہے۔ اقبال وضاحت کرتے ہیں کہ وہ آزاد نظام ِ تعلیم کے حق میں نہیں ۔ تعلیم کو قومی ضروریات کے مطابق ہونا چاہیے ۔جن مضامین سے عورت کی نسوانیت مفقود ہونے اور دین سے دوری کا امکان ہو،اسے احتیاط کے ساتھ عورتوں کی تعلیم کے نصاب سے نکال دیا جائے ۔(۹۸)

”جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن کہتے ہیں اسی علم کو اربابِ نظر موت“

"بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسہ ٔ زن ہے عشق و محبت کے لیے علم وہنر موت'(۹۹)

"قوت ِ مغرب نہ از چنگ و رباب نے ز رقص ِ دختر ان ِ بے حجاب "

"نی زسحر ساحرانِ لالہ روست نی از عریاں ساق و نے از قطع ِ موست"

"محکمی او رانہ از لادینی است نی فروغش از خط ِ لاطینی است"

"قوت ِ مغرب از علم وفن از ہمی آتش چراغش روشن است'(۱۰۰)

اقبال کے تعلیمی افکار میں خواتین کی تعلیم کے حوالے سے اسلامی شریعت کے دائروں میں قومی ضروریات کے تحت وسعت اور اعتدال کا پہلو موجود ہے ۔

تحقیق و تنقید پر مبنی سوچ کی نشوونما اور افزائش کے متعلق لکھتے ہیں کہ تاریخ صرف انسانی محرکات کی وضاحت و تفسیر ہے،لیکن جب ہم اپنے ہم عصروں بلکہ روزمرہ زندگی کے قریبی اور گہرے دوستو ں کے محرکات کی بھی غلط تعبیر وتشریح کر بیٹھتے ہیں تو جو لوگ ہم سے صدیاں پہلے گزرے ہیں،ان کے محرکات کی صحیح تعبیر و توجیح اس سے کہیں زیادہ مشکل ہے۔ لہٰذا تاریخ کے واقعات کو بڑے احتیاط سے قبول کرنا چاہیے۔(۱۰۱)وہ لکھتے ہیں کہ تاریخ کی مثال ایک گراموفون ریکارڈ جیسی ہے جس میں اقوام کی آوازیں امانت ہیں۔"(۱۰۲)

تنقید اور تبصرہ نگاری میں اعتدال اور غیر جانبداری کا پہلو ضروری ہے ،ارسطو سے متعلق اپنی رائے دیتے ہیں کہ ان کے لیے میرے دل میں گہری عقیدت اور احترام ہے ،تاہم انھوں نے اپنے استاد کے نظریات) نظریہ ٔ اعیان(پر جس انداز سے تنقید کی ہے ،اگرچہ اس میں صداقت کے عنصر سے مجھے انکار نہیں تاہم جس ذہنیت سے اس نے اس کا جائزہ پیش کیا ہے ،وہ میرے لیے نفرت کے قابل ہے۔(۱۰۳)

کتاب خواں اور صاحب ِ کتاب ہونے میں فرق کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر آپ کے پاس ایک بڑا کتب خانہ ہے اور اس کی کل کتابیں آپ کے نالج میں ہیں ،تو اس سے محض یہی آشکار ہوتا ہے کہ آپ مالدار ہیں ،لیکن یہ ضروری نہیں کہ آپ مفکّر بھی ہوں۔ بڑے کتب خانے کا مطلب محض یہی ہے کہ آپ یہ طاقت و استطاعت رکھتے ہیں کہ بہت سے آدمیوں کی فکری خدمات کرچکے ہیں۔(۱۰۴)

مشاہدہ ٔکائنات کی اہمیت سے متعلق لکھتے ہیں کہ غروبِ آفتاب کے وقت ،کنار ِ راوی کے پُر جلا ل منظر کے مقابلے میں آپ کے کتاب خانے کا سارا حیرت انگیز کتابی علم و دانش ہیچ ہے۔(۱۰۵)

پیرانِ مشرق کی صحبت اقبال کی خصوصی دلچسپی کا باعث رہی ہے۔ اکبرالہ آبادی کو " ہاشم "کے متلق لکھتے ہیں کہ سکو ل کی پڑھائی میں اس کا زیادہ وقت خراب ہوتا ہوگا مگر باوجود یہ بہت باقسمت لڑکا ہے کہ "پیرانِ مشرق "کی صحبت سے

فیض اٹھا رہا ہے ، یہی نظر دراصل صبغتہ اللہ ہے ۔"وما احسن صبغۃ "! قریب ہے کہ پیرانِ مشرق پھر دنیا میں نہ ہوں گے اور آئندہ زمانے کے مسلمان بچے اس لحاظ سے نہایت بدنصیب ہوں گے ۔(۱۰۶)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ:

"واقعی آپ نے سچ فرمایا ہے کہ ہزار کتب خانہ ایک طرف اور باپ کی نگاہ ِ شفقت ایک طرف ۔اسی واسطے تو جب کبھی موقع ملتا ہے ،ان کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اور پہاڑ پر جانے کی بجائے ان کی گرمیِ صحبت سے مستفید ہوتا ہوں۔۔یہ خاموش لکچر ہیں جو پیرانِ مشرق سے ہی مل سکتے ہیں ۔یورپ کی درسگاہوں میں ان کا نشان نہیں ۔'(۱۰۷)

اقبال اور جدید تعلیمی ،تدریسی و آموزشی نفسیات کا گہرائی اور گیرائی سے مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ان کے تعلیمی افکار جدید تعلیمی نظریات وتجربات سے نہ صرف ہم آہنگ ہیں بلکہ حیرت انگیز طور پر ان کی دوربین نگاہ، بصیرت اور تعلیمی نفسیات سے آگاہی کی عکاسی بھی کرتے ہیں۔سکول ،کالج،مدارس،یونیورسٹی میں افکارِ اقبال کے مطابق نصاب،کتب اور تدریسی و آموزشی سرگرمیاں تشکیل دے کر غیر معمولی بہتر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

حوالہ جات وحواشی:

۱: http://onlinedegrees.sanding.edu/complete-list-teaching-methods

۲:waqar sultan(editor)educational psycology and guidence: islamabad ,aiou2017, p6

waqar sultan(editor)educational psycology and guidence, p۳ :

waqar sultan(editor)educational psycology and guidence, p۴ :

۵: Benjaman bloom (1913-1999, An American Educational Psychologist. Please visit:https://www.newsworldencyclopedia.org/entry/benjamain-bloom

institute of eduction and research ar,peshaw ,Mehmooda rehman, dr. curriculam and intructions
۶:niversity 2011, p74Peshawar u

۷: S.M. Shajid. educational psychology: Lahore: Urdu bazar,2009,10, p18

۸۔مشتاق احمد گورایا، ڈاکٹر) مولف(تناظراتِ تعلیم)(اسلام آباد :علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ،۲۰۰۲ء)ص۱۱۵

۹۔القرآن۔۲:۱۲۹

۱۰۔ لقرآن۔۲:۱۵

۱۱۔ا لقرآن۔۲:۶۲

۱۲۔حمید الدین فراہی،امام،حکمت ِ قرآن،ترجمہ خالد مسعود(لاہور :فاران فاؤنڈیشن،۱۹۹۵ء)

۱۳۔ ایضاً، ص۱۴۱۶۔ا لقرآن۔۲:۳۸

۱۵۔ القرآن۔۲:۲۲۹

۱۶/http://onlinedegrees.sanding.edu/complete-list-teaching-methods/:۔۔

۱۷:http://onlinedegrees.sanding.edu/complete-list-teaching-methods۔۔

۱۸۔جاوید اقبال،ڈاکٹر،زندہ رُود(لاہور :سنگ ِ میل پبلی کیشنز،۲۰۰۴ء)ص۱۱۲

۱۹۔ایضاً،ص۱۱۳

۲۰۔ ایضاً ، ص۱۱۴

۲۱۔ ایضاً ، ص۱۱۵

۲۲۔اقبال،علامہ بنام سرکشن پرشاد ،مشمولہ اقبال نامہ ، مرتبہ شیخ عطا محمد(لاہور :اقبال اکادمی، پاکستان۲۰۰۵ء)ص۴۹۵

۲۳۔اقبال ،علامہ بنام پروفیسر محمد اکرم منیز ،مشمولہ اقبال نامہ ،مرتبہ شیخ عطا محمد،ص۴۶۵

۲۴۔اقبال،کلیات ِ اقبال ،اردو(لاہور :اقبال اکادمی،۲۰۰۴ء)ص۱

۲۵۔ جاوید اقبال،زندہ رُود،ص۱۰۲۔۲۷ اقبال،کلیات ِ اقبال: اردو،ص۱۰۵

۲۷۔ ایضاً ،ص۱۰۶،۱۰۷

۲۸۔waqar sultan(editor)educational psycology and guidence, p

۲۹۔ اقبال،کلیات ِ اقبال: اردو،ص۵۵

۳۰۔ ایضاً ،ص۵۹

۳۱۔ ایضاً ،ص ۶۱

۳۲۔ ایضاً ،ص۶۲

۳۳۔ ایضاً ،ص۶۵

۳۴۔ ایضاً ،ص۶۶

۳۵۔ ایضاً ،ص۶۷

۳۶۔ ایضاً ،ص۶۸

۳۷۔ ایضاً ،ص۱۱۱

۳۹۔ ایضاً ،ص۹۷،۹۸

۳۹۔ جاوید اقبال، جسٹس، ڈاکٹر، مرتب، شذرات ِ فکر اقبال، ترجمہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی (لاہور: مجلس ترقی ِ ادب، کلب روڈ، طبع دوم، مئی ۱۹۸۴ء)، ص۳

۴۰۔اقبال ،بچوں کی تعلیم و ، مشمولہ مقالات ِ اقبال ،مرتبہ عبد الواحد معینی (لاہور : آئینہ ٔ ادب، طبع اول ۱۹۶۲ء)ص۱۳

۴۱۔ ایضاً ،ص۲،۳

۴۲۔ ایضاً ،ص۱

۴۳۔ ایضاً ،ص۲

۴۴۔ ایضاً ،ص۲

۴۵۔ اقبال، کلیاتِ اقبال، اردو، ص۷۷

۴۶۔ اقبال ،بچوں کی تعلیم و تربیت مشمولہ مقالات ِ اقبال ،مرتبہ عبد الواحد معینی ،ص۲

۴۷۔ ایضاً ،ص۲،۳

۴۸۔ ایضاً ،ص۲،۳

۴۹۔ ایضاً ،ص۲،۳

۵۰ ۔جاوید اقبال، جسٹس، ڈاکٹر، مرتب، شذرات ِ فکر اقبال ،مترجمہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، ص۱۶۰

۵۱: http://onlinedegrees.sanding.edu/complete-list-teaching-methods/

۵۲۔ مشتاق احمد گورایا، ڈاکٹر (مولف) تناظراتِ تعلیم، ص۲۰۷

۵۳۔اقبال ،بچوں کی تعلیم و تربیت مشمولہ مقالات ِ اقبال ،مرتبہ عبد الواحد معینی ،ص۵

۵۴۔ ایضاً ،ص۵

۵۵۔ ایضاً ، ،ص۵،۶

۵۶۔ ایضاً ، ،ص۸

۵۷۔ جاوید اقبال، جسٹس، شذرات ِ فکرِ اقبال ، ص۱۲۲

۵۸۔ اقبال ،بچوں کی تعلیم و تربیت مشمولہ مقالات ِ اقبال ،مرتبہ عبد الواحد معینی ،ص۶

۵۹۔ جاوید اقبال،جسٹس، ڈاکٹر،مرتب،شذرات ِ فکر اقبال، ص۱۵۹

۶۰۔ اقبال ،بچوں کی تعلیم و تربیت مشمولہ مقالات ِ اقبال ،مرتبہ عبد الواحد معینی ،ص۸

۶۱۔ ایضاً ،ص۸

۶۲۔ ایضاً ، ،ص۸

۶۳۔ ایضاً ،،ص۸

۶۴-waqar sultan(editor)educational psycology and guidence, p

۶۵۔ اقبال ،بچوں کی تعلیم و تربیت مشمولہ مقالات ِ اقبال ،مرتبہ عبد الواحد معینی ،ص۸

۶۶۔ ایضاً ،،ص۹

۶۷۔اقبال بنام اکبر الہ آبادی،مشمولہ مشمولہ اقبال نامہ ،مرتبہ شیخ عطامحمد،ص۳۹۵،۳۹۶

۶۸۔ اقبال ،علامہ بنام پروفیسر محمد اکرم منیز ،مشمولہ اقبال نامہ ،مرتبہ شیخ عطامحمد،ص۴۵۶

۶۹۔ سر محمد اقبال ، ڈاکٹر ،حکیم احمد شجاع(مولفین) اردو کورس آٹھویں جماعت کے لیے،(لاہور: گلاب چند کپور اینڈ سنز،بک سیلرز،پبلشرزانارکلی ،۱۹۴۰ء)،ص۵،۶

۷۰۔ ایضاً ،، ص۲

۷۱ ۔سر محمد اقبال ، ڈاکٹر ،حکیم احمد شجاع(مولفین) اردو کورس آٹھویں جماعت کے لیے،(لاہور :گلاب چند کپور اینڈ سنز،بک سیلرز،پبلشرزانارکلی ،۱۹۳۷ء)ص۲،۳

۷۲۔ جاوید اقبال،جسٹس، ڈاکٹر،مرتب،شذرات ِ فکر اقبال،ترجمہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی،ص۶۹

۷۳۔محمد حنیف شاہد،اقبال بحیثیت ِ ممتحن،مشمولہ نقوش) اقبال نمبر ،اول (مرتبہ محمد طفیل،اشاعت خاص) (لاہور:اقبال اکادمی،س ن)ص س ن

۷۴۔اقبال بنام غلام قادر گرامی،مشمولہ مشمولہ اقبال نامہ ،مرتبہ شیخ عطامحمد،ص۷۶

۷۵۔ اقبال بنام غلام السیدین،مشمولہ مشمولہ اقبال نامہ ،مرتبہ شیخ عطامحمد،ص۲۳۹

۷۶۔ جاوید اقبال، جسٹس، ڈاکٹر، مرتب، شذرات ِ فکر اقبال، مترجمہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی ،ص۶۶

۷۷۔ ایضاً ،،ص۵۴

۷۸۔ ایضاً ،،ص۷۶

۷۹۔ ایضاً ، ،ص۷۷

۸۰۔ ایضاً ،،ص۷۸

۸۱۔اقبال، کلیات ِ اقبال :اردو، ص۱۰۸

۸۲۔جاوید اقبال، جسٹس، ڈاکٹر، مرتب، شذرات ِ فکر اقبال، مترجمہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی ، ص۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴

۸۳۔ ایضاً ،ص۱۴۱

۸۴۔ ایضاً ،ص۱۴۲

۸۵۔ ایضاً ،،ص۱۴۱

۸۶۔ ایضاً ،ص۱۴۱

۸۵۔ ایضاً ،ص۱۴۱

۸۶۔ اقبال بنام عطیہ فیضی،، مشمولہ مشمولہ اقبال نامہ ،مرتبہ شیخ عطامحمد، ص۴۱۹

۸۷۔ جاوید اقبال، جسٹس، ڈاکٹر، مرتب، شذرات ِ فکر اقبال، مترجمہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی ،ص۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴

۸۸۔ ایضاً ،ص۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴

۸۹۔ ایضاً ،ص۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴

۹۰۔ ایضاً ،ص۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴

۹۱۔اقبال بنام حافظ محمد فضل الرحمان ،مشمولہ مشمولہ اقبال نامہ ،مرتبہ شیخ عطامحمد، ص ۲۹۶، ۲۹۷

۹۲۔ قبال، کلیات ِ اقبال: اردو، ص۳۶۴

۹۳۔ اقبال بنام صاحب زادہ آفتاب احمد خان ،مشمولہ مشمولہ اقبال نامہ ،مرتبہ شیخ عطامحمد، ص۵۲۶

۹۲۔ ایضاً ،ص۵۲۶

۹۳۔ ایضاً ،ص۵۲۶

۹۴۔ ایضاً ،ص۵۲۷

۹۵۔ ایضاً ،ص۵۲۷،۵۲۷

۹۶۔ ایضاً ،ص۵۲۶،۵۲۷

۹۷۔ جاوید اقبال، جسٹس، ڈاکٹر، مرتب، شذرات ِ فکر اقبال، مترجمہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی ،ص۹۷

۹۸۔ ایضاً ،ص۹۷

۹۹۔ اقبال ،کلیات ِ اردو، ضربِ کلیم ،ص۹۵

۱۰۰۔ اقبال کلیات فارسی)لاہور :اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۰ء(ص۶۴۸

۱۰۱۔ جاوید اقبال، جسٹس، ڈاکٹر، مرتب، شذرات ِ فکر اقبال، مترجمہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی ،ص۱۳۰

۱۰۳۔ ایضاً، ص۹۴

۱۰۴۔ ایضاً، ص۱۴۴

۱۰۵۔ ایضاً، ص۱۵۶

۱۰۶۔ اقبال بنام حافظ محمد فضل الرحمان ، مشمولہ مشمولہ اقبال نامہ ، مرتبہ شیخ عطا محمد، ص۳۷۵

۱۰۷۔ جاوید اقبال، جسٹس، ڈاکٹر، مرتب، شذرات ِ فکر اقبال، ص۳۹۵،۳۹۶

ماخذات:

اقبال، علامہ، اقبال نامہ ، مرتبہ شیخ عطا محمد، لاہور :اقبال اکادمی، پاکستان۲۰۰۵ء

اقبال، کلیات ِ اقبال ، اردو، لاہور :اقبال اکادمی، ۲۰۰۴ء

اقبال، مقالات ِ اقبال، (مرتبہ)عبد الواحد معینی ، لاہور : آئینہ ٔ ادب، طبع اول ۱۹۶۲ء

جاوید اقبال، ڈاکٹر، زندہ رُود، لاہور :سنگ ِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۴،

جاوید اقبال، جسٹس، ڈاکٹر، مرتب، شذرات ِ فکر اقبال، ترجمہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، لاہور: مجلس ترقی ِ ادب، کلب روڈ، طبع دوم، مئی۱۹۸۴ء

حمید الدین فراہی، امام، حکمت ِ قرآن، ترجمہ خالد مسعود، لاہور :فاران فاؤنڈیشن، ۱۹۹۵ء

محمد اقبال ، سر، ڈاکٹر ، حکیم احمد شجاع (مولفین) اردو کورس آٹھویں جماعت کے لیے، لاہور: گلاب چند کپور اینڈ سنز، بک سیلرز، پبلشرز انار کلی ، ۱۹۴۰ء

محمد اقبال ، سر ،ڈاکٹر ، حکیم احمد شجاع (مولفین)اردو کورس آٹھویں جماعت کے لیے،لاہور :گلاب چند کپور اینڈ سنز،بک سیلرز،پبلشرز انار کلی ،۱۹۳۷ء

محمد طفیل،(مرتب)نقوش (اقبال نمبر ،اول) اشاعت خاص ،لاہور:اقبال اکادمی،سن ندارد

مشتاق احمد گورایا، ڈاکٹر (مولف)تناظراتِ تعلیم،اسلام آباد:علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ،۲۰۰۲ء

Mehmooda rehman, dr. curriculam and intructions,Peshawar :،institute of eduction and research university of Peshawar,2011

S.M. Shajid. educational psychology: Lahore: Urdu bazar,2009,10

waqar sultan(editor)educational psycology and guidence: islamabad:aiou2017

References:

1: http://onlinedegrees.sanding.edu/complete-list-teaching-methods

2:waqar sultan(editor)educational psycology and guidence: islamabad ,aiou2017, p6

3:waqar sultan(editor)educational psycology and guidence, p 45

4:waqar sultan(editor)educational psycology and guidence, p 11

5: Benjaman bloom (1913-1999, An American Educational Psychologist. Please visit: https://www.newsworldencyclopedia.org/entry/benjamain-bloom

Mehmooda rehman, dr. curriculam and intructions ,peshaw ar, institute of eduction and research Peshawar u:niversity 2011, p746

7: S.M. Shajid. educational psychology: Lahore: Urdu bazar,2009,10, p18

8: Mushtaq Ahmad Goraya, Dr. (Compiller)Tanazurat e Taleem (Islamabad,Allama Iqbal open University,2002)P115

9: Alquran 129:2

10: Alquran 15:2

11: Alquran 62:2

12: Hameed ud din Farahi, Hikmat e Quran, Translated by Khalid Masood(Lahore: Faran Academy,1995)

13: Ibid P16

14: Alquran 2:38

15: Alquran 2:292

16: http://onlinedegrees.sanding.edu/complete-list-teaching-methods/ا

17: http://onlinedegrees.sanding.edu/complete-list-teaching-methods/

18: Javaid Iqbal, Dr, Zinda rood, (Lahore: Sang e meel Publications ,2004)P 112

19: Ibid P113

20: Ibid p114

21: Ibid P115

22: Iqbal, Allama,,Iqbal banam Sir Kushan Parshad ,mashmola Iqbal Nama,edited by Shaikh Ata Muhammad, Lahore (Iqbal Academy, Pakistan 2005)P495

23: Iqbal, Allama,,Iqbal baam Prof Muhammad Akram Munir ,Mashmola Iqbal Nama ,edited by Shaikh Ata Muhammad,P465

24: Iqbal, Kulleyat e Iqbal, Urdu (Lahore, Iqbal Academy 2004)P123

25: Javaid Iqbal, Dr, Zinda rood, P102

26: Ibid P102

27: Ibid P106,107

28:waqar sultan(editor)educational psycology and guidence, p6

29: Iqbal, Kulleyat e Iqbal, Urdu P55

30: Ibid P59

31: Ibid P61

32: Ibid P62

33: Ibid P65

34: Ibid P66

35: Ibid P67

36: Ibid P68

37: Ibid P111

38: Ibid P97,98

39: Javaid Iqbal, justice, Dr, (Editor)Shazrat e Fekr e Iqbal, Translated by Dr, Iftekhar Ahmad Saddiqui (Lahore: Majlis e Taraqq e Adab,Club road edition 2nd may 1984)P3

40: Iqbal, bachon ke taleem o tarbeat,Mashmola Maqalat e Iqbal,Edited by Abdul Wahid Mueni (Lahore:Aaena e adab,edition 1st 1962)P13

41: Ibid P2.3

42: Ibid P1

43: Ibid P2

44: Ibid P2

45: Iqbal, Kulleyat e Iqbal, Urdu P77

46: Iqbal, bachon ke taleem o tarbeat,Mashmola Maqalat e Iqbal,Edited by Abdul Wahid Mueni,P2

47: Ibid P2,3

48: Ibid P2,3

48: Ibid P2,3

50: Javaid Iqbal, justice, Dr, (Editor)Shazrat e Fekr e Iqbal, Translated by Dr, Iftekhar Ahmad Siddiqui, P160

51: http://onlinedegrees.sanding.edu/complete-list-teaching-methods/

52: Mushtaq Ahmad goraya, Dr. (Compiller)Tanazurat e Taleem.P297

53: Iqbal, bachon ke taleem o tarbeat,Mashmola Maqalat e Iqbal,Edited by Abdul Wahid Mueni,P5

54: Ibid p5

55: Ibid 5,6

56: Ibid P8

57: Javaid Iqbal, justice, Dr, (Editor)Shazrat e Fekr e Iqbal, Translated by Dr, Iftekhar Ahmad Saddiqui, P122

58: Iqbal, bachon ke taleem o tarbeat,Mashmola Maqalat e Iqbal,Edited by Abdul Wahid Mueni,P6

59: Javaid Iqbal, justice, Dr, (Editor)Shazrat e Fekr e Iqbal, Translated by Dr, Iftekhar Ahmad Saddiqui, P59

60: Iqbal, bachon ke taleem o tarbeat,Mashmola Maqalat e Iqbal,Edited by Abdul Wahid Mueni,P8

61: Ibid P8

62: Ibid

63: Ibid

64:waqar sultan(editor)educational psycology and guidence, p6

65: Iqbal, bachon ke taleem o tarbeat,Mashmola Maqalat e Iqbal,Edited by Abdul Wahid Mueni,P8

66: Ibid

67: Iqbal,Iqbal banam Akbar Ilah Abadi,Mashmola Iqbal Nama,edited by shaikh Atta Muhammad,P 395,396

68: Iqbal,Iqbal banam Prof.Muhamma Akram Munir,Mashmola Iqbal Nama,edited by shaikh Atta Muhammad,P465

69: Muahammad Iqbal,Sir,Hakeem Ahmad Shuja(Compilers)Urdu Course Aathwe jumat klea(Lahore:Gulab chand Kapore and Sons book sellers,Publishers,Anarkali 1940)P5,6

70: Ibid P2

71: Muahammad Iqbal,Sir,Hakeem Ahmad Shuja(Compilers)Urdu Course Aathwe jumat klea(Lahore:Gulab chand Kapore and Sons book sellers,Publishers,Anarkali 1937)P 2.3

72: Javaid Iqbal, justice, Dr, (Editor)Shazrat e Fekr e Iqbal, Translated by Dr, Iftekhar Ahmad Saddiqui, P69

73: Muhammad Hanif shahid,Iqbal baheseat e Mumtahin,Mashmola,Mashmola Naqoosh,Edited by Muhammad Tufail (Iqbal Special Number)(Lahore , Iqbal Academy year missing)P nil

74: Iqbal,Iqbal banam Ghulam Qadir girami,Mashmola Iqbal Nama,edited by shaikh Atta Muhammad,P76

75: Iqbal,Iqbal banam Ghulam us Saedain,Mashmola Iqbal Nama,edited by shaikh Atta Muhammad,P239

76: Javaid Iqbal, justice, Dr, (Editor)Shazrat e Fekr e Iqbal, Translated by Dr, Iftekhar Ahmad Siddiqui, P66

77: Ibid P54

78: Ibid P76

79: Ibid P77

80: Ibid P78

81: Iqbal, Kulleyat e Iqbal, Urdu P108

82: Javaid Iqbal, justice, Dr, (Editor)Shazrat e Fekr e Iqbal, Translated by Dr, Iftekhar Ahmad Siddiqui, P141

83: Ibid P141

84: Ibid P142

85: Ibid P141

86: Iqbal,Iqbal banam Atia faizi,Mashmola Iqbal Nama,edited by shaikh Atta Muhammad,P419

87: Javaid Iqbal, justice, Dr, (Editor)Shazrat e Fekr e Iqbal, Translated by Dr, Iftekhar Ahmad Siddiqui, P132.133,134

88: Ibid

89: Ibid

90: Ibid

91: Iqbal,Iqbal banam Hafiz Fazl e Rahman,Mashmola Iqbal Nama,edited by shaikh Atta Muhammad,P296,297

92: Iqbal, Kulleyat e Iqbal, Urdu P364

93: Iqbal,Iqbal banam Sahibzada Aftab ahmad Khan,Mashmola Iqbal Nama,edited by shaikh Atta Muhammad,P526

94: Ibid

95: Ibid P526,527

96: Ibid P 527

97: Javaid Iqbal, justice, Dr, (Editor)Shazrat e Fekr e Iqbal, Translated by Dr, Iftekhar Ahmad Siddiqui, P97

98: Ibid 97

99: Iqbal, Kulleyat e Iqbal, Urdu P95

100: Iqbal, Kulleyat e Iqbal, Persian (Lahore, Iqbal Academy 1990) P468

101: Javaid Iqbal, justice, Dr, (Editor)Shazrat e Fekr e Iqbal, Translated by Dr, Iftekhar Ahmad Siddiqui, P94

102: Ibid

103: Ibid 94

104: Ibid

105: Ibid 156

106: Iqbal,Iqbal banam Hafiz Muhammad Fazl e Rahman,Mashmola Iqbal Nama,edited by shaikh Atta Muhammad,P375

107: Javaid Iqbal, justice, Dr, (Editor)Shazrat e Fekr e Iqbal, Translated by Dr, Iftekhar Ahmad Saddiqui, P395,396

Bibliography:

Hameed ud din Farahi, Hikmat e Quran, Translated by Khalid Masood, Lahore: Faran Academy,1995

Iqbal, Allama, Iqbal nama, edited by Shaikh Ata Muhammad, Lahore (Iqbal Academy, Pakistan 2005

Iqbal, Kulleyat e Iqbal, Urdu, Lahore, Iqbal Academy 2004

Iqbal, Kulleyat e Iqbal, Persian, Lahore, Iqbal Academy 1990

Iqbal,allama,Maqalat e Iqbal,Edited by Abdul Wahid Mueni Lahore:Aaena e adab,edition 1st 1962

Javaid Iqbal, Dr, Zinda rood, Lahore: Sang e meel Publications ,2004s

Javaid Iqbal, justice, Dr, (Editor)Shazrat e Fekr e Iqbal, Translated by Dr, Iftekhar Ahmad Saddiqui, Lahore: Majlis e Taraqq e Adab,Club road edition 2nd may 1984)

Mehmooda rehman, dr. curriculam and intructions,Peshawar:،institute of eduction and research university of Peshawar2011

Muahammad Iqbal,Sir,Hakeem Ahmad Shuja(Compilers)Urdu Course Aathwe jumat klea,Lahore:Gulab chand Kapore and Sons book sellers,Publishers,Anarkali 1937

Muahammad Iqbal,Sir,Hakeem Ahmad Shuja(Compilers)Urdu Course Aathwe jumat klea,Lahore:Gulab chand Kapore and Sons book sellers,Publishers,Anarkali 1940

Muhammad Tufail (Editor)Naqoosh(Iqbal Special Number)Lahore , Iqbal Academy year missing Mushtaq Ahmad Goraya, Dr. (Compiller)Tanazurat e Taleem,Islamabad,Allama Iqbal open University,2002 S.M. Shajid. educational psychology, Lahore: Urdu bazar,2009,10

waqar sultan(editor)educational psycology and guidence(islamabad:aiou2017)

http://onlinedegrees.sanding.edu/complete-list-teaching-methods/

http://onlinedegrees.sanding.edu/complete-list-teaching-methods/